تار کا پتہ "الفضل" قادیان

جسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — امام مہدی مرزا غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
الفضل ہو

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ماہانہ ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۳۰ جمادی الاوّل ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸-اگست آج دھرم سالہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گزشتہ شب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بخار ہو گیا۔ آج صبح بھی حرارت رہی۔ دیگر افراد خاندان خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ کو حضور نے بہت دیر تک شرفِ باریابی بخشا۔ کل ڈاکٹر مطلوب خان صاحب نے اپنے رفقاء سمیت حضور سے ملاقات کی ؛

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ ۱۹ اگست سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں جوان تھا۔ اور اب بُوڑھا ہوا۔ مگر کوئی نہ دیکھا جس نے اسلام کے بغیر معرفتِ الٰہی حاصل کی ہو

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں۔ کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں۔ یا بغیر کانوں کے سُن سکیں۔ یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مُونہہ دیکھ سکیں۔ مَیں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہُوا۔ مگر مَیں نے کوئی نہ پایا۔ جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کُھلی کُھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

"مَیں جوان تھا۔ اور اب بوڑھا ہو گیا۔ مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں۔ کہ وُہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے۔ وُہ اسلام کی پیروی سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔" (چشمۂ معرفت)

ذکر و فکر

اے لڑکو! دو جماعتوں میں سے تم کس میں ہو

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

بہت چھوٹی عمر سے ہی بچے دو قسم کی جماعتوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں:۔

۱۔ ایک بچہ وہ ہوتا ہے۔ جو تھوڑی دیر کے بعد ہی اپنے کھلونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اس کی کتابیں اکثر پھٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ کپڑے دریدہ۔ دوسرے بچوں سے لڑائی۔ کھیل بناتا ہے اور فوراً خود ہی بگاڑ دیتا ہے۔ گھر کی چیزیں توڑتا پھوڑتا رہتا ہے۔ پیسہ روپیہ ہاتھ آجائے۔ تو ان کو اڑا دیتا ہے۔ غرض اس کی مقبوضہ اشیاء کا حال نہ پوچھو۔ ہر چیز پر ایک فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ مثلاً اُسے کوئی گھڑی لے دو۔ اور آٹھ دن بعد دیکھو۔ تو فنر کہیں طاق میں پڑا ملے گا۔ کوئی پُرزہ دروازہ میں ہوگا۔ تو کوئی گلی میں اور گھڑی پھوڑ کر سوئیاں کُٹی ہوئی کسی موری میں اپنی قسمت کو رو رہی ہوگی۔ پھر جب ایسا لڑکا انہی حالات میں بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی اصلاح نہیں ہوتی۔ تو وہ مدرسے میں بنچیں توڑتا اور دواتوں کو پھوڑتا ہے دوسروں کی ایذا میں راحت محسوس کرتا ہے۔ فٹ بال بیٹ اور ہاکی سٹک اسی کی سب سے پہلے فنا ہوتی ہیں۔ بوٹ اور کپڑے اسی کے زیادہ پھٹتے ہیں۔ اور دوسرے لڑکوں کو اسی کے ہاتھ سے سب سے زیادہ چوٹیں لگتی ہیں۔ پھر بڑا ہو کر اگر کمائی میں لگ گیا۔ تو روپیہ برباد بیوی کو مار۔ بچوں کی کھوپری توڑ۔ پالیٹکس کی طرف رجحان ہو گیا۔ تو پولیس اور گورنمنٹ سے بیوجہ ٹکر۔ ولایتی مال کو پھونکنا۔ غیر ملکی اشیاء کی دوکانوں کے آگے ستیہ گرہ کرکے لیٹنا۔ زیادہ جوش آیا۔ تو ہنگر سٹرائک کرکے اپنا خاتمہ کرنے کی کوشش کرنا یہ ایسے لوگوں کا دا ؟ عمل ہے۔ غرض جسم جان۔ اموال صحت بیوی۔ بچے۔ عزت اور امن کا نامناسب طور پر برباد کرنا ان کا اصل کام ہوتا ہے۔ اور اسی لئے میں ایسے بچوں کا نام ڈسٹرکٹو Destructive یا تخریبی انسان رکھتا ہوں۔ اور ایسے لوگ سرنگ ؟ کی طرح سوائے نقصان کے کبھی کوئی حقیقی فائدہ ملک یا سوسائٹی کو نہیں پہنچا سکتے

۲۔ دوسری قسم کا بچہ وہ ہے۔ جو ابتدا عمر میں اپنی چیزیں۔ اپنے کھلونے اپنی کتابیں اپنی قلمیں پنسلیں اور اپنے کپڑے سب حفاظت سے سنبھال کر رکھتا ہے۔ دوسروں کی چیزوں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور بڑا ہو کر اپنی جان جسم۔ مال صحت اور اسی طرح دوسروں کے جان جسم اور اموال کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اگر پالیٹکس کی طرف رجحان ہو۔ تو آئینی جدوجہد اور ملک کی اصلاحی تدابیر میں حصہ لیتا ہے۔ غرض اس پہلے Destructive انسان سے بالکل مخالف ذہنیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "تعمیری" یا Constructive انسان رکھنا بجا ہوگا۔

اب ان دو تعریفوں کے بعد اے اس مضمون کو پڑھنے والے صاحبزادے تم اچھی طرح سوچ کر یہ بتاؤ۔ کہ تم کس کلاس سے تعلق رکھتے ہو؟ اس جواب کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے دل سے ہی پوچھو۔ کہ تم تخریبی کلاس کی طرف مائل ہو یا تعمیری کلاس کی طرف اور اگر کنسٹرکٹو ہونا تمہاری عقل کے نزدیک اچھی بات ہو۔ مگر تمہارا میلان اور عادات دوسری کلاس کی ہوں تو کوشش کرکے ان باتوں کو چھوڑ دو۔ اور اچھی کلاس میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ ارادہ اور بار بار کی کوشش سے انسان کی ہر عادت اور ہر خلق بدل سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ؁

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ اگست ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے؁

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	سبحان پڈی صاحب	کشمیر	۳	ایس ایم اسحٰق صاحب	خاندیس
۲	رحیم پڈی صاحب	"	۴	سکینہ بی بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ

ایک مبارک خواب اور اس کی تعبیر

ایک احمدی بھائی اسمٰعیل صاحب نے منگور بستی سے اپنا ایک خواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا اور حضور نے اس کی تعبیر رقم فرمائی۔ خواب اور تعبیر درج ذیل ہیں:۔

خواب:۔ میں دعا کرتا تھا۔ کہ آنکھ لگ گئی۔ دیکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ہم سب چل پڑے۔ راستہ میں ایک دریا آیا۔ اس میں کودنے کا حکم ہوا۔ جب کودے تو دریا خشک ہو گیا۔ پہلے میں خیال کرتا تھا۔ کہ حکم دینے والے حضور ہیں۔ مگر معلوم ہوا۔ خود رسول اللہ ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا۔

خواب مبارک ہے۔ آپ کو بتایا گیا ہے۔ کہ خلیفہ کا حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم ہے۔ نیز یہ کہ جو لوگ خلیفہ کے حکم کے ماتحت قربانیوں پر آمادہ ہونگے۔ وہ تباہ نہ ہوں گے۔ بلکہ مصائب کے دریا ان کے لئے پایاب ہو جائینگے؁

حضرت امیر المومنین سے ایک غیر مسلم کی درخواست دُعاء

سانگلہ ہل سے سردار جیون سنگھ صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ خاکسار تقریباً عرصہ دو سال سے دردوں میں مبتلا ہے۔ عموماً درد کمر اور اس کے ارد گرد رہتا ہے۔ ہزاروں دوائیاں استعمال کیں۔ لیکن تاحال شفا نصیب نہیں ہوئی۔ X Ray بھی کرایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا۔ کہ کمر کے نچلے حصہ میں چونا کم ہو گیا ہے۔ اور ہڈی میں Bazinass ہے۔ دوائی یعنی مچھلی کا تیل اور چونے کا کافی استعمال کیا۔ اس سے افاقہ ضرور ہوا۔ لیکن مکمل شفا نہ ہوئی۔ درد نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ ازراہِ کرم اس موذی مرض سے شفا پانے کے لئے دعا کریں نیز الفضل میں بھی میری تکلیف شائع کرادیں۔ تاکہ احباب بھی دُعا کریں۔

منشی احمد الدین پونچھی کے متعلق اعلان

مجھے اپنے مبلغین کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ منشی احمد دین سوپ ایجنٹ پونچھی مرکز کے بعض ذمہ وار کارکنوں کے خلاف کشمیر کی جماعتوں میں نامناسب طور پر ذکر کر رہا ہے لہٰذا احباب اصل حقیقت سے آگاہ رہیں۔ کہ منشی مذکور کے خاندان کے بعض افراد جماعت سے خارج ہیں۔ اس رنج سے منشی صاحب یہ کارروائی کر رہے ہیں۔ احباب منشی صاحب کی...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور چودھری افضل حق صاحب

غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے چیلنج کو احرار نے کیوں قبول نہیں کیا۔

(۵)

ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں چودھری افضل حق صاحب جب ایک طرف تو آریوں کے مقابلہ میں اپنے علماء کی ناکامیوں اور نامرادیوں سے تنگ آ گئے۔ اور دوسری طرف ان علماء کی میدان ارتداد میں بیٹھ کر احمدیوں کے خلاف فتوٰے بازی سے اس لئے پریشان ہو گئے۔ کہ یہی ایک جماعت تھی۔ جو آریوں کے مقابلہ میں نہایت منظم طور پر اور مجاہدانہ طریق سے کام کر رہی تھی۔ اس کے رستہ میں روڑے اٹکانا مسلمانوں کو نقصان پہونچانا۔ اور ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنا تھا۔ تو انہوں نے مسلمانوں سے ایک اپیل کی۔ جس میں لکھا:۔

"مسلمان پبلک کو چاہیئے۔ کہ فتوٰے بازوں سے مطالبہ کریں۔ کہ وُہ غیر اقوام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں۔ تاکہ ان پر یہ راز کھل جائے کہ مسلمان کو کافر بنانا کتنا آسان اور کافر کو مسلمان بنانا کس قدر دشوار ہے۔ اگر فتوٰی باز کسی کے روکے نہیں رُکتے۔ تو انہیں یہ اجازت دی جائے۔ کہ جہاں وُہ مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ وہاں کبھی کبھی غیر قوموں میں تبلیغ بھی کریں۔ تاکہ ان کا مزاج اعتدال پر آ جائے" (رسالہ فتنۂ ارتداد صفحہ ۱۴)

اس کا مسلمانوں پر کچھ اثر ہوا۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس وقت چودھری افضل حق صاحب پر مسلمانوں کی باہمی کشمکش اور تکفیر بازی کا کیا اثر ہوا اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے مسلمانوں سے کیا خواہش ظاہر کی۔ یہ کہ ان لوگوں سے جو مسلمان کہلانے والوں میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ ان سے لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ ان کی تبلیغی خدمات کے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔ ان سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ وُہ غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کر کے اس کے نتائج کی بنا پر اپنی اہمیت ثابت کریں۔ اور اپنے کارہائے نمایاں پیش کریں:۔

معلوم نہیں۔ آج اس تجویز کے متعلق چودھری افضل حق کا کیا خیال ہے۔ مگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ جب انہوں یہ تجویز پیش کی۔ اس وقت اس کی معقولیت میں انہیں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ اور ہمیں تو اب بھی اس کی معقولیت میں کوئی کلام نہیں۔ اگر چودھری صاحب کا بھی اب تک یہی خیال ہو۔ اور وہ اس بارے میں ہمارے ساتھ متفق ہوں۔ تو ہم ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے اپنی احراری ٹولی سمیت جماعت احمدیہ کے خلاف اس سے بھی ہزار درجہ بدتر رویہ اختیار کر لیا۔ جس کے خلاف انہوں نے ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ تو بعینہ ایسی تجویز کو انہوں نے خود کیوں نہ قبول کیا:۔

انہیں یاد ہونا چاہیئے۔ کہ مارچ ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں تمام احرار کو چیلنج دیا تھا کہ آؤ اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لو۔ چنانچہ حضور نے فرمایا تھا۔

"میں کہتا ہوں۔ وُہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ وُہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کا درد احمدیوں کے دلوں میں نہیں۔ وُہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی اسلام کے دشمن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وُہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں۔ اور ہمارے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ہم چھپن ہزار ہیں۔ گو نہ یہ صحیح ہے۔ کہ وُہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور نہ یہ صحیح ہے۔ کہ ہماری تعداد چھپن ہزار ہے۔ مگر ان کے مونہہ کا دعوٰے چونکہ یہی ہے۔ اس لئے بفرض محال اسے درست تسلیم کرتے ہُوئے میں کہتا ہوں کہ اگر وُہ اپنے دعوٰے میں سچے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ وُہ بے ہودہ طریق پر لڑیں اور گند پھیلائیں۔ کیوں قرآن مجید کے اس بیان کردہ معیار کے مطابق آپس میں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ اگر وُہ اپنے دعوٰے میں سچے ہیں۔ تو آئیں۔ اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے وُہ بھی قربانیاں کریں۔ اور ہم بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وُہ بھی آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کو لے کر اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر کے دکھائیں۔ اور ہم بھی اپنے چھپن ہزار افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دُنیا پر خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ کہ کون اسلام کی محبت کے دعوٰے میں سچا ہے اور کون کاذب۔ کون اپنے مونہہ کی لاف و گزاف سے دُنیا کو قائل کرنا چاہتا ہے۔ اور کون عملی رنگ میں اسلام سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ صرف مونہہ سے اسلام کی محبت کا دعوٰے کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں۔ "سو گز واروں گز بھر نہ پھاڑوں"۔ آؤ ہم سے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لیں اور پھر دیکھیں۔ کہ کون اسلام کا سچا درد اپنے سینہ میں رکھتا ہے" (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

ظاہر ہے۔ کہ اس تجویز میں اور چودھری افضل حق صاحب کی تجویز میں سوائے اس کے کوئی فرق نہیں۔ کہ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے احرار کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور وہ چودھری افضل حق صاحب نے اپنے ہم عقیدہ مسلمانوں کے سامنے پیش کی تھی۔ نیز یہ کہ اس میں تجویز پیش کرنے والوں نے اپنے آپ کو بھی غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ مگر چودھری صاحب نے صرف دوسروں کے ذمہ یہ کام لگایا تھا۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ احرار اسے قبول نہ کرتے اور چودھری افضل حق صاحب اس پر عمل کرنے کے لئے ان کو تیار نہ کرتے۔ مگر انہوں نے کیا کیا۔ یہ کہ چودھری صاحب تو بالکل دم بخود ہو گئے۔ البتہ مسٹر مظہر علی اظہر احرار کی نمائندگی میں بولے۔ مگر نہ بولنے سے بدتر۔ انہوں نے کہا:۔

"ہمیں مالی اور جانی قربانی کا چیلنج دیا جاتا ہے۔ لیکن پہلے اپنے والد مرزا غلام احمد کا جہاد والا اعلان منسوخ کرو۔ جس میں اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جہاد منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر جہاد منسوخ کیا گیا ہے۔ تو پھر مالی اور جانی قربانی کا چیلنج دینے کی ضرورت کیوں ہوئی"

(احسان ۲۱ مارچ ۱۹۳۵ء)

قطع نظر اس سے کہ یہ تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولھو کی مثال کو تازہ کیا گیا۔ یہ چودھری افضل حق صاحب کا فرض تھا کہ مسٹر اظہر اور دوسرے احرار کو بتاتے۔ کہ میں جو جہاد کے متعلق تمہارا ہم عقیدہ ہوں۔ اسی قسم کی تجویز علماء کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ پھر تم اس کے قبول کرنے میں کیونکر کوئی عذر کر سکتے ہو۔ مگر وُہ مسٹر اظہر کی اس بے ہودہ سرائی پر بھی خاموش ہی رہے حالانکہ وُہ اپنے رسالہ "فتنۂ ارتداد" کے صفحہ ۳۷ پر

لوگوں کے متعلق انہوں نے مل کر یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ "وُہ غیر اقوام میں تبلیغ کر کے غیروں کو اپنا سچا ہم خیال مسلمان بنائیں" خود ان سے بھی چار قدم آگے بڑھ چکے ہیں:۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی فصاحت و بلاغت کا نشان

انبیاء علیہم السلام کے خارق عادت نشانات
اللہ تعالےٰ جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے۔ تو اسے خارق عادت طور پر ایسے نشانات اور معجزات بھی دیتا ہے۔ جن کے مقابل پر دوسرے انسان عاجز ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر کا بہت زیادہ چرچا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے نشانات دیئے۔ جن کے مقابلہ کی کسی ساحر کو تاب نہ رہی۔ اور انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب اور مسمریزم کا علم ترقی پذیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نشان دیئے۔ جس کے آگے اس زمانہ کے ماہرین مسمریزم نے سر تسلیم خم کر دیا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا عروج تھا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو ایسی فصاحت و بلاغت سے سرفراز فرمایا۔ جس کی مثال لانے کی کسی میں ہمت نہ ہوئی۔ اور آپؐ نے ببانگ دُہل فرمایا۔ اعطیت جوامع الکلم یعنی مجھے اللہ تعالےٰ نے ایسے کلمات عطا فرمائے ہیں۔ جن کے معارف تاقیامت لوگوں پر کھلتے رہیں گے۔ اور جن کی نظیر تمام دُنیا کے لوگ لانے سے عاجز رہیں گے۔ پس یہ معجزات جو انبیاء علیہم السلام کو خدا تعالےٰ کی طرف سے دیئے گئے۔ یہ ان کی صداقت کے بین نشان تھے۔ اور منجملہ دیگر معیاروں کے جن سے انبیاء علیہم السلام کی صداقت پرکھی جاتی ہے۔ ایک یہ معیار بھی ہے۔

قرآن مجید کی صداقت کا معیار

قرآن مجید کی صداقت کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ یہی معیار بیان فرماتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعضٍ ظھیرا (بنی اسرائیل ع۱۰) اگر تمام انسان اور جن مل کر بھی اس قرآن کی مثل لانا چاہیں۔ تو وہ ہرگز نہیں لاسکیں گے۔ خواہ وُہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ اس آیت کریمہ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام دنیا کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ اس قرآن مجید کی مثل لاؤ۔ اور دوسری یہ کہ عالم الغیب خدا نے اس امر کا اظہار فرما دیا۔ کہ یہ لوگ جو کہتے ہیں ولو نشاء لقلنا مثل ھٰذا اگر ہم چاہیں۔ تو اس قرآن جیسا کلام کہدیں۔ لا یاتون بمثلہ وہ ہرگز اس جیسا کلام لانے کی طاقت نہیں رکھتے۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا۔ ان کنتم فی ریبٍ مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتوا بسورۃٍ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین یعنی اگر تمہیں اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے۔ شک ہے۔ اور تم یہ خیال کئے ہوئے ہو۔ کہ یہ اس کا اپنا یا کسی دوسرے انسان کا کلام ہے۔ تو انسان کا مقابلہ انسان کرسکتا ہے۔ پس تم اگر اپنے اس خیال میں سچے ہو۔ تو اس جیسا کلام پیش کرو۔ اگر زیادہ نہیں تو اس کی ایک سورۃ جتنا ہی لاؤ۔

یہ چیلنج آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین کو دیا۔ مگر آج تک کسی کو بھی اسے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور کیسے ہوسکتی تھی ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو۔
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی میں فصاحت و بلاغت
اسی طرح اس زمانہ کے مصلح اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایسے وقت میں جبکہ علم کا دور دورہ ہے۔ فصاحت و بلاغت کے معجزہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرسکے" (ضرورت الامام ص۲۵) ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "ما لکم لا تفکرون واللہ انہ ظل فصاحۃ القرآن لیکون آیۃ لقوم یتدبرون اتقولون سارق فاتوا بصفحات مسروقۃ کمثلھا فی الالتزام الحق والحکمۃ ان کنتم صٰدقین۔ وھل من ادیبٍ فیکم یاتی بمثلھا اتاھا وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا انھا اٰیۃ کمثل آیات اُخریٰ لقوم ینظرون۔" (الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۵) اے لوگو تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بخدا یہ (عربی کا کلام) قرآن مجید کی فصاحت کا ظل ہے۔ تاکہ اس قوم کیلئے جو تدبر اور غور کرنے کی عادی ہوتی ہے۔ نشان ہو۔ اے لوگو! کیا تم مجھے سارق کہتے ہو۔ اگر تمہاری یہ بات صحیح ہے۔ تو تم بھی اس قسم کے کلام کے چند صفحات مسروقہ لاؤ۔ جن میں میرے کلام کی طرح سچائی اور حکمت بیان ہوئی ہو۔ کیا تم میں کوئی ادیب ہے جو اس قسم کا کلام تیار کرسکتا ہو۔ اور اگر تم اس قسم کا کلام تیار نہ کرسکو۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ تم ہرگز تیار نہیں کرسکوگے۔ تو جان لو۔ کہ یہ میری صداقت کے دوسرے نشانات میں سے اس قوم کے لئے جو غور اور فکر کرنے والی ہے۔ ایک نشان ہے۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید کے بیان کردہ معیار صداقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت میں پیش فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی علماء کو چیلنج دیا۔ اور ان کو غیرت دلانے کے لئے انعام بھی مقرر فرمائے۔ لیکن باوجود اسکے آجتک کسی عالم کو نہ چیلنج منظور کرنے اور نہ انعام لینے کی جرأت ہوئی۔

دس ہزار روپیہ کا انعام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح دو کتابیں عربی زبان میں تصنیف فرمائیں۔ جن کے متعلق آپ نے مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ ان کی مثل لاؤ۔ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں "میں یقین دل سے جانتا ہوں۔ کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے۔ تا وہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کرے۔ اس لئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں" ص۳۶ پھر فرماتے ہیں "میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اتنی مدت تک جو میں نے اردو مضمون اور قصیدہ پر خرچ کیا ہے۔ اسی قدر مضمون اردو جس میں میری ہر یک بات کا جواب ہو۔ کوئی بات رہ نہ جائے۔ اور اسی قدر قصیدہ جو اسی تعداد کے اشعار میں واقعات کے بیان پر مشتمل ہو اور فصیح و بلیغ ہو۔ اسی مدت مقررہ میں چھاپ کر شائع کر دیں۔ تو میں ان کو دس ہزار روپیہ نقد دُونگا۔ میری طرف سے یہ اقرار صحیح شرعی ہے۔ جس میں ہرگز تخلف نہیں ہوگا۔ اور جس کا وہ بذریعہ عدالت بھی ایفا کرا سکتے ہیں۔" ص۹۰

انعام کے علاوہ جوش دلایا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اسی پر اکتفاء نہ فرمایا۔ بلکہ مخالفین کو جوش بھی دلایا۔ چنانچہ اعجاز احمدی کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "پھر اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائیگی۔ انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا۔ اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی۔ تو نہ صرف دس ہزار روپیہ کے انعام سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لعنتیں ان کا ازلی حصہ ہوگا۔" (اعجاز احمدی ص۹۰)

مخالفین کی ناکامی کا اعلان

اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"دیکھو۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں صادق ہوں۔ تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔"

باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی نشان پر اپنی صداقت کا دارومدار رکھا۔ اور فرمایا۔ اگر اس کا کوئی جواب دے گا۔ تو یوں سمجھو۔ کہ میں نیست و نابود ہوگیا اور میرا سلسلہ باطل ہوگیا۔ مخالفین کی طرف سے شرائط کے مطابق کوئی جواب نہ لکھا گیا۔

اعجاز المسیح کے متعلق چیلنج

دوسری کتاب جس کے متعلق چیلنج دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز المسیح تصنیف فرمائی۔ اور اس کے جواب کے لئے ۵۰۰ روپیہ بطور انعام مقرر فرمایا۔ اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا۔ فانّہ کتاب لیس لہ جواب ومن قام للجواب فسوف یری انّہ تندّم وتذمّر (سرورق) کہ یہ وہ کتاب ہے۔ جس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اگر اس کا کوئی جواب دینے کے لئے کھڑا ہوگا۔ تو وہ دیکھے گا۔ کہ کس طرح شرمندہ اور ہلاک کیا جائے گا۔

یہ وہ معیار ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ آپ نے عرب و عجم کے علماء اور ادیبوں کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا جس طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں دنیا کی سب طاقتیں ہیچ ہو جاتی رہی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ہیچ ہو گئیں۔ یہ انسانی کلام اور الٰہی تائید یافتہ کلام میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ انسانی کلام کا مقابلہ انسانی کلام کر سکتا ہے۔ اور کوئی شخص اپنے کلام کو بے مثل نہیں کہہ سکتا۔ سوائے اس کے جس کے کلام کو تائید الٰہی حاصل ہو۔

انجیل کا بیان

انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ

"پیادوں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ جیسا یہ انسان کرتا ہے۔" (یوحنا ۷)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام کا اپنے اندر معجزانہ اثر رکھنا متکلم کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔ پس جہاں مسلمانوں اور دیگر اقوام کو اس دلیل اور معیار پر غور کرنا چاہیئے۔ وہاں عیسائیوں کے لئے بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

نارووال میں احرار کی بدزبانی

۱۳ اگست کی درمیانی شب احرار کا ایک جلسہ سبزی منڈی میں شروع ہوا۔ جس میں عبدالرحیم احراری نے تقریر کی۔ اور کہا۔ یہ جلسہ فیض الحسن سجادہ نشین کی گرفتاری پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بدزبانی شروع کر دی۔ اور کہا۔ ہم اس انگلی کو جو نبوت کے لئے اشارہ کرے کاٹ دیں گے ہم ایسے آدمی کو جو دعویٰ نبوت کرے قتل کر دیں گے۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے مسیلمہ کو جو کاذب نبی تھا قتل کرا دیا۔ پس جھوٹے نبی کو قتل کرنا ایمانیات سے ہے۔ ڈاڑھی نوچیں نوٹ کرلیں۔ اور مرزائی اور مرزائی نواز سن لیں کہ ہم کسی مرزائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھیں گے آج نارووال میں مجلس احرار کی برکت سے مرزائیت مرچکی ہے۔ اسی طرح ہم مرزائیت کو ختم کریں گے۔ بہت کچھ بدزبانی کرنے کے بعد جب تقریر ختم کی۔ تو انسپکٹر صاحب نارووال اور چند نیلی پوشوں نے احراری مقرر پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ آپ گالیاں اور فحش کلامی ہم ترک کردیں۔ جس کے جواب میں اس نے کہا کہ ہم ایسا ہی کریں گے۔ انسپکٹر صاحب نے کہا۔ کہ یہ رویہ اچھا نہیں ہے۔ احراری نے جواب میں کہا۔ ہمارے لئے یہی اچھا ہے۔ انسپکٹر صاحب نے کہا۔ آپ پھر مرزا صاحب کو مرزا صاحب کیوں کہتے ہیں۔ احراری نے جواب میں کہا۔ کہ ہم مذاق کے طور پر ایسا کہتے ہیں۔ انسپکٹر صاحب نے کہا۔ پھر آپ یزید کو یزید صاحب کیوں نہیں کہتے۔ احراری نے کہا۔ ہماری مرضی۔ اور یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ (نامہ نگار)

تبلیغ اندرون ہند

لاہور

ماہ جولائی کی تبلیغی رپورٹیں مندرجہ ذیل حلقوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔

(۱) دہلی دروازہ۔ (۲) موچی دروازہ (۳) بھاٹی دروازہ (۴) نیلہ گنبد۔ (۵) مزنگ۔ (۶) گڑھی شاہو۔ اور (۷) گنج۔

۶۴ احباب نے منظم طریق سے تبلیغ کی۔ اور اس طرح ۹۳ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ۳۶۶ احباب کو غیر منظم طریق سے تبلیغ کی گئی۔ ۱۸ احباب نے ۳۸ خطوط لکھ کر تبلیغ کی۔ کل ۴۷۸ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ جن میں ۳۶۷ مسلمان ۱۵ ہندو۔ ۲ عیسائی۔ ۹ سکھ۔ اور ۶ غیر مبایعین تھے۔

۱۶۰۰ کاپیاں ہائی کورٹ کے فیصلہ کی۔ اور ۲۵۰۰ متفرق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ دہلی دروازہ، وینس پورہ اور گنج میں پبلک اجلاس ہوئے۔

ایک شخص نے جو قلعہ گوجر سنگھ میں رہتا ہے۔ بیعت کا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے دو دفعہ خطبہ جمعہ میں تبلیغ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے تبلیغی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور ماہوار اجلاس میں خاکسار نے انفرادی تبلیغ اور تبلیغ بذریعہ خطوط کی اہمیت بیان کی۔

خادم عبدالکریم سکرٹری تبلیغ لاہور۔

قلعہ سوبھا سنگھ

۲۸ جولائی کو جلسہ کا انتظام کر کے اشتہار لگایا گیا۔ اور ڈھنڈورا بھی پٹوایا گیا۔ مخالفین کی طرف سے ایک اشتہار لگایا گیا۔ کہ جو مسلمان جلسہ میں شریک ہوگا۔ اس کا حقہ پانی بند کر دیا جائے گا۔ عصر کے بعد قریباً ۶ بجے جلسہ شروع ہوا۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا" کے موضوع پر تقریر کی۔ باوجود بعض اشرار کے روکنے کے کچھ مسلمان آگئے۔ اور ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اشتہار لگایا تھا۔ خود آ گئے۔ کہ کوئی فتنہ کھڑا کریں۔ ابھی تقریر ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ انہوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہمیں سوال و جواب کا موقع دیا جائے۔ ہم نے انہیں موقعہ دیا۔ لیکن سوائے شور و شر کے اور کچھ نہ کر سکے اور مغرب کی اذان تک اسی طرح شور مچاتے رہے۔ جس کو تمام غیر مسلم اصحاب اور انصاف پسند مسلم اصحاب نے بہت ناپسند کیا۔ اس کے بعد نماز مغرب کے لئے جلسہ بند کیا گیا۔ نماز کے لئے جب ہمارے دوستوں نے مسجد میں جانا چاہا۔ جہاں پہلے عصر کی نماز ادا کر چکے تھے۔ تو مخالفین نے مسجد پہ پہرہ لگا دیا۔ تاکہ کوئی احمدی مسجد میں داخل نہ ہو۔ آخر ہم نے باہر ہی چٹائیوں پر نماز ادا کی۔ اور کھانا کھانے کے بعد جلسہ شروع کر دیا پھر وہی لوگ فساد کی غرض سے تیار ہو کر آ گئے۔ اور ادھر اُدھر سے آوازے کستے رہے۔ جب مولوی دل محمد صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو شور مچانے لگ گئے۔ جب انہیں سوالات کے لئے وقت دیا گیا۔ تو ایک دو دفعہ سوال کرنے کے بعد تالیاں بجانی اور شور و غل کرنا شروع کر دیا۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔ مولوی صاحب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات کی حقیقی تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے وضاحت سے بیان کی جس کو مسلم و غیر مسلم حضرات نے بہت پسند کیا۔ آخر میں مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے مختصر تقریر من اظلم ممن منع مساجد اللہ کے متعلق کی۔ اس کے بعد جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ دوسرے دن صبح چوہدری محمد رمضان صاحب برادر خورد چوہدری فیروز الدین صاحب میونسپل کمشنر نے بیعت کرلی۔ (نامہ نگار)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف

فتویٰ تکفیر میں جارحانہ اقدام علماء سوء نے کیا

"زمیندار" کے "مرزائی نمبر" میں احمدیت کے متعلق وہی پُرانے اور فرسودہ اعتراض دوہرائے گئے ہیں۔ جو مخالفین احمدیت اپنی ہٹ دھرمی اور کور باطنی کے باعث کرتے رہتے ہیں۔ اور جن کے ہماری طرف سے بارہا جواب دیئے جا چکے ہیں۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ "زمیندار" کی اس ناکام سعی پر کچھ روشنی ڈال دی جائے۔

زمیندار کے ایک مدیر معاون نے مغرب گزیدہ مسلمانوں کے دو اعتراض اور ان کے جواب" کے زیر عنوان مسلمانوں کو بزعم خود اس" وہم باطل" سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "علماء اسلام مرزائیوں کو کافر قرار دیکر ملت اسلامیہ کو اپنے قابل اعتنا جزو سے محروم کر رہے ہیں" چنانچہ لکھا ہے

"مرزا صاحب نے سب سے پہلے دُنیا کے ان کروڑوں مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ جو آپ کی خود ساختہ نبوت کے قائل نہیں ہیں"

اس کے بعد تکفیر علماء کے طریق عمل کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:۔ "علماء اسلام کا فتویٰ تکفیر مرزا صاحب کی مکفریت کے جواب میں تھا۔ لیکن جارحانہ اقدام کو تو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اور دفاعی کوشش کے خلاف زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں"

معلوم ہوتا ہے "مدیر معاون" نے یا تو دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یا پھر اس کی جہالت اور لاعلمی کا یہ عالم ہے۔ کہ اُسے اتنا بھی معلوم نہیں کہ "جارحانہ اقدام" کس طرف سے ہُوا۔ اور "دفاعی کوشش" کس نے کی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تکفیر و تفسیق کے فتویٰ میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ بلکہ اولاً خود علماء سُوء نے آپ کو کافر قرار دے کر اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ پس فتویٰ کفر کے متعلق جارحانہ اقدام علماء سُو کی طرف سے تھا نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے۔ اور آپ اس بات کو خود وضاحت سے بیان فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰ میں اس الزام کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پہلے ان لوگوں نے میرے پر کفر کا فتویٰ تیار کیا۔ اور قریباً دو سو مولویوں نے اس پر مہریں لگائیں۔ اور ہمیں کافر ٹھہرایا گیا اور ان فتووں میں یہاں تک تشدد کیا گیا۔ کہ بعض علماء نے یہ بھی لکھا۔ کہ یہ لوگ کفر میں یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں اور عام طور پر یہ فتوے دیئے۔ کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے۔ . . . . . . ان کا مال چرانا درست ہے۔ اور یہ لوگ واجب القتل ہیں"۔ اس کے بعد ان مولویوں کے افتراء کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو۔ کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمانوں اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے۔ اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں . . . . . کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوائے کفر سے پہلے شائع ہُوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو۔ تو وُہ پیش کریں۔ ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے۔ کہ کافر تو ٹھہرا دیں آپ۔ اور پھر ہم پر یہ الزام لگا دیں۔ کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے۔ اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے"

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ وہی الزام اور افتراء جس کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحدی کے ساتھ اپنی تحریروں میں فرما چکے ہیں۔ آج مدیر معاون زمیندار کمال دیدہ دلیری سے دوہرا رہے ہیں۔ اور پھر اُسے سلیم الفطرت اور روشن خیال مسلمانوں کے سامنے پیش کرکے ان سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ مولویوں کی جارحانہ تکفیر بازی اور نفاق انگیزی کو مدافعانہ پہلو پر محمول کریں گے۔

ببوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر اور تکذیب کرکے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لیوے۔ سو اس معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے ہے کہ انہوں نے مجھکو کافر کہا۔ میرے لئے فتویٰ تیار کیا۔ میں نے سبقت کرکے ان کے لئے کوئی فتویٰ تیار نہیں کیا"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مخالف مولوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کا فتویٰ دے کر جارحانہ اقدام کے مرتکب ہوئے۔

مضمون نگار مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کے ایک اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے

"جدید الخیال حضرات کی طرف سے علماء امت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو دوسرے فرقہ کے تیر تکفیر سے محفوظ رہا ہو۔ اگر بعض اہلسنت والجماعت شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ تو بعض شیعہ علماء سنیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں اور بریلویوں۔ اہل حدیث اور اہل قرآن کے مابین مبادلۂ تکفیر ہوتا رہتا ہے۔ اس الزام کی واقعیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ان تمام فرقوں کو جب مرکزِ رسالت کی طرف بلایا جائے تو حضور علیہ السلام کی عقیدت ان کے تمام اختلافات کو ختم کر دے گی"

مختلف فرقوں کی باہمی تکفیر بازی کی واقعیت سے مضمون نگار کو مجالِ انکار نہیں۔ لیکن باوجود اس کے اس کی خوش فہمی کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو کافر۔ ملحد۔ زندیق بلکہ واجب القتل قرار دے چکے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ایک طرف رفع یدین اور آمین بالجہر کہنے والا مشرک اور دوسری طرف اپنے غیر مسلم استاد کو عزت کے طور پر استاد کہنے والا۔ موزوں پر مسح کرنے سے انکار کرنے والا۔ عالم کو عویلم اور مولوی کو مولوی کہنے والا کافر ہے۔ ان کے متعلق یہ سمجھنا ہے۔ کہ وہ ایک اشارہ سے ایک نقطۂ مرکزی پر جمع ہو جائیں گے۔ اگر یہ ممکن ہے تو کیوں ان کو مرکزِ رسالت کی طرف بلا کر ان کے تمام اختلافات کو ختم نہیں کر دیا جاتا۔ اور اس کے لئے کونسے وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

مختلف فرقوں کے درمیان کفر بازی کا یہ عالم ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت کہتے ہیں۔ شیعہ کافر اور واجب القتل ہیں (ردّ تبرا صفحہ ۳۰) اور شیعہ کہتے ہیں۔ سوائے فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے کوئی ناجی نہیں (حدیقۃ الشہداء صفحہ ۶۵)

مقلدین کہتے ہیں۔ غیر مقلد اہلسنت سے خارج بلکہ رافضیوں اور خارجیوں کی طرح ہیں۔ نہ انکے پیچھے نماز درست۔ نہ ان سے مخالطت اور مجالست درست (انتظام المساجد صفحہ ۶) اس کے بالمقابل غیر مقلد کہتے ہیں کہ مقلدین کے عقائد موجب شرک ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنی مسجد میں داخل ہونیکی اجازت نہیں دینی چاہیئے" (مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۵۴ و ۵۵)

جن لوگوں کی تکفیر بازی کی یہ حالت ہو ان کے متعلق یہ کہنا کہ ایک اشارہ سے ان کے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ صریح دھوکہ دہی اور فریب کاری نہیں تو اور کیا ہے؟

ظلی نبوت اور غیر مبایعین

"اے غافلو! تلاش تو کرو شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے" (تجلیات الٰہیہ)

(۲)

بغیر شریعت کے نبی

مضمون نگار صاحب پیغام صلح میں تحکمانہ انداز میں فرماتے ہیں۔ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت اور جس کو بغیر شریعت کے نبی کہا جائے گا۔ اس سے مراد محدث اور مجدد ہو گا۔ یا غوث قطب اور اولیائے امت سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے اخبار بدر ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء میں فرمایا ہے۔ کہ محی الدین ابن عربی کا مذہب ہے نبوت تشریعی بند ہے مگر غیر تشریعی جاری ہے مگر ہمارا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ لیکن مضمون نگار کے نزدیک جب غیر تشریعی نبی سے مراد محدث مجدد ہوا یا غوث قطب یا اولیائے امت سے اسے موسوم کیا جائے گا۔ تو اس حوالہ سے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے محی الدین ابن عربی کی تردید میں یہ لکھا گیا ہے کہ غیر تشریعی نبوت بھی بند ہے۔ کیا یہ نتیجہ نہ نکلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مجدد اور محدث قطب غوث بھی کوئی نہیں آسکتا۔ کیونکہ بقول مضمون نگار مجددیت اور محدثیت غیر تشریعی نبوت ہے۔ اور بدر کے حوالہ کے رو سے یہ بھی بند ہے۔

حوالہ کی تشریح

بدر کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اگر یہ دیانتداری سے مکمل پیش کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق دیگر حوالہ جات پیش کردہ کو دیکھکر شک پیدا ہو گیا ہے۔ تو سنئے یہ حوالہ خود تشریح طلب ہے۔ کہ اس میں غیر تشریعی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی کیا مراد ہے۔ بہر حال بدر کا یہ حوالہ اگر مکمل ہے تو تشریح طلب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تحریرات کی روشنی میں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس جگہ مراد غیر تشریعی نبوت سے محی الدین ابن عربی کی براہ راست نبوت ہے نہ کہ نبوت بالواسطہ۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر اور تجلیات الٰہیہ کی تحریر میں جس میں آپ نے لکھا ہے۔ "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ مگر بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو" ایسا تناقض تسلیم کرنا پڑے گا۔ جس میں تطبیق کی کوئی صورت نہ ہوگی

غیر تشریعی نبی بھی نبی ہوتا ہے

اب رہا یہ کہنا کہ "نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت" سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ ہر نبی شارع نہیں ہوتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں بلکہ یہ صرف ایک موہبت ہے۔ جس کے ذریعہ امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) پھر اسی اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔ "یہ ضرور یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل نتائج ظاہر ہیں:۔

(۱) پہلے نبی نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہلائے نہ کہ شریعت لانے کی وجہ سے

(۲) یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں اس امت کو ملنے کا بھی وعدہ ہے۔

(۳) علوم غیب کا دروازہ حسب آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الخ بجز نبی اور رسول کے دوسروں پر بند ہے۔

(۴) مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔

(۵) آیت انعمت علیھم گواہ ہے۔ کہ یہ مصفّٰی غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اس امت کو بھی ملے گا۔

(۶) حسب منطوق آیت مصفّٰی غیب نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔

(۷) یہ مصفّٰی غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اسکا طریق براہ راست بند ہے

(۸) یہ مصفّٰی غیب جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے موہبت ہے۔

(۹) اسی موہبت کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ اب صرف فنا فی الرسول بروز اور ظلیت کا دروازہ کھلا ہے۔

(۱۰) اس امت میں جو نبوت ملے گی۔ نفس نبوت کے لحاظ سے وہی نبوت ہوگی جو پہلوں کو ملی۔ موہبت ایک ہی ہے طریق حصول مختلف ہے۔

(۱۱) بروز ظلیت اور فنا فی الرسول اس موہبت کے حصول کے لئے جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے بطور دروازہ کے ہے نہ کہ انتہائی منزل مقصود کا مقام

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس سے ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ پس وہ نبی کہلائے۔

پھر ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر نبی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں۔ بلکہ نبی بغیر شریعت کے بھی ہو سکتا ہے اور وہ نبی بھی ہو گا نہ کہ محض مجدد اور محض ولی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کوئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ ان پر صرف تورات کھولا گیا تھا۔ نیز یہ کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے آخری خلیفہ تھے۔ اگر ضرورت پڑی تو اس کے متعلق بھی انشاء اللہ حوالہ جات پیش کر دیئے جائیں گے۔

پس ان حوالہ جات کی موجودگی میں مضمون نگار کا یہ قول ھباءً منثورا ہو گیا۔ کہ نبی تو ہوتا ہے صاحب شریعت

قلت تدبر کا نتیجہ

مضمون نگار صاحب مجھ پر قلت تدبر کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جس نبی نے دنیا کو خدا کا کوئی پیغام ہی نہیں پہونچایا۔ اس کی تشریف آوری کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر کچھ صرف اصلاح اور تجدید کی ضرورت ہے۔ تو یہ منصب تو مجدد کا ہے۔ اسی سلسلہ میں لکھا ہے۔ بغیر شریعت کے نبی کی مثال تو ایسے ملک کی ہے۔ جو بے مصرف ہے۔

اب ظاہر ہے کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث اور مجدد مانتے ہیں۔ اور نبی غیر تشریعی سے بھی مراد محدث اور مجدد ہی لیتے ہیں۔

پس اگر غیر تشریعی نبی بے مصرف وجود ہے، تو کیا خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ ایک بے مصرف وجود کو ہمارے لئے بھیجدیا بے مصرف اس چیز کو کہتے ہیں جو کوئی کام نہ دے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محدث و غیر تشریعی نبی ہو کر بے مصرف تھے تو ان کا بھیجنا عبث ہوا۔ اس طرح نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو ایک عبث فعل کا مرتکب قرار دینا پڑے گا۔

مسیح موعودؑ نے منصب نبوت پایا

پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام محض مجدد ہی تھے۔ اور نبی نہ تھے تو خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے آپ کو بار بار نبی کے نام سے پکارا۔ کیا اللہ تعالیٰ نہیں جانتا تھا۔ کہ کام تو اس کا صرف اصلاح اور تجدید دین ہے لہذا میں اسے نبی کیوں پکاروں۔ مگر نہیں خدا جانتا تھا اس وقت اسلام کے لئے کامل تجدید کی ضرورت ہے۔ اور اس کام کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر اس وقت ایسے ہی مجدد کی ضرورت ہے جو منصب نبوت بھی رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے الہام سے بتایا کہ آپ کو منصب نبوت بھی عطا کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ پر آپ کا الہام الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیئٍ قدیر یلقی الروح علیٰ من یشاء من عبادہ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم۔ اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے اور یہ تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی"۔

اس تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر منصب نبوت پانے کا الہاماً دعویٰ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی الہام نے بتا دیا کہ یہ منصب آپ کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا نتیجہ ہے۔

متعدد اصطلاحات کی ضرورت

پیغام صلح کے مضمون نگار صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بھائی اتنا غور نہیں کرتے کہ اگر حضرت مسیح موعود فی الحقیقت نبی تھے۔ تو انہیں صاف کہنا چاہیئے تھا کہ میں نبی ہوں۔ متعدد اصطلاحات اختراع کرنے کیا ضرورت تھی۔ پھر آگے فرماتے ہیں

غرض اس قدر اصطلاحات کے وضع کرنے سے تو نبوت کی حیثیت مشتبہ ہو جاتی ہے جیسا کہ فی الواقعہ ہوئی۔ ایک متلاشی حق کے سامنے اگر مرزا صاحب کو بحیثیت نبوت یا مجدد ثبت پیش کیا جائے تو کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کی اس کے متعلق امید ہو سکتی ہے مگر جس شخص کے سامنے یہ موٹی موٹی اصطلاحات رکھ دی جائیں وہ تو سہم جائے گا۔ اور کوشش کرے گا کہ قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جائے۔ (پیغام صلح ۱۹ر جون ۱۹۳۶ء)

اگر بہت سی اصطلاحات سن کر متلاشی حق سہم جاتا ہے اور قریب آنے کی بجائے دور بھاگ جاتا ہے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ غیر مبائعین کی ترقی کی رفتار مبائعین سے بہت زیادہ تیز ہوتی۔ کیونکہ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف مجدد و محدث ہی پیش کرتے ہیں۔ مگر معاملہ برعکس ہے کہ لوگ مبائعین کی جماعت میں کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں چاہیئے تھا کہ ہم سے موٹی موٹی اصطلاحات سن کر سہم جاتے اور دور بھاگ جاتے لیکن عجیب بات ہے کہ زیادہ دور وہ ان لوگوں سے بھاگتے ہیں۔ جو ان موٹی موٹی اصطلاحوں کو پیش نہیں کرتے۔ اور ان کی حالت لن تعد و قددک کی مصداق ہو رہی ہے لیکن مبائعین خدا کے فضل سے دن دوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ پھر اگر ان موٹی موٹی اصطلاحات سے انسان سہم کر دور بھاگ جاتا ہے تو یہ بتایا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ موٹی موٹی اصطلاحات اختراع کر کے کیوں اپنی کتب میں پیش کیں کیا اس لئے کہ لوگ آپ سے دور بھاگ جائیں یا قریب آئیں۔ حق بات یہ ہے۔ کہ امتی نبی یا ظلی نبی وغیرہ کی اصطلاحات مسیح موعود علیہ السلام نے دور بھگانے کے لئے بیان نہیں فرمائیں بلکہ قریب آنے کے لئے بیان فرمائی ہیں اور اسلئے بیان فرمائی ہیں۔ تا کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھ لے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پہلے انبیاء کو اس قسم کی توجیہات کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی نبوت براہ راست تھی۔ اور ان کی کتابیں اس امر پر گواہ تھیں کہ انہوں نے انعام نبوت کسی پہلے نبی کی پیروی سے نہیں پایا لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کو سمجھانے کے لئے یہ اصطلاحات وضع نہ فرماتے تو لوگوں کے لئے غلط فہمی کا امکان ہو سکتا تھا۔ کہ شاید یہ بھی براہ راست نبی ہیں۔ کیونکہ تمام پہلے انبیاء ہمیشہ براہ راست ہی مقام نبوت حاصل کرتے رہے ہیں۔ پس پہلی شریعتوں میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہ تھا۔ ہاں قرآن شریف نے یہ امر واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبوت ملنے والی ہے۔ وہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے افراد کو ہی مل سکے گی جیسا کہ فرمایا۔ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ۔ پس یہ کہنا کہ قرآن مجید میں بالواسطہ نبوت کا ذکر نہیں سخت غلطی ہے اسی بالواسطہ نبوت کا مقام سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اصطلاحات وضع فرمائی ہیں۔ اور یہ اصطلاحات منطوق قرآن کے مطابق ہیں نہ کہ مخالف۔ اگر یہ اصطلاحات قرآن کے خلاف ہوتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں کیوں اختیار فرماتے پس مضمون نگار صاحب کا یہ خیال باطل ہے کہ قرآن مجید میں ان اصطلاحات وضع کردہ کا ذکر نہیں عقلمندوں کے لئے ان اصطلاحات کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

متعدد اصطلاحات اور احترام نبوت

مضمون نگار صاحب نے اپنے اس مضمون میں ایک کام کی بات بھی لکھی ہے اور میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں

آپ نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نبوت کے احترام کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا ہے نہ کہ استخفاف کے لئے (پیغام صلح ۱۹ر جون ۱۹۳۶ء)

واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احترام نبوت کے لئے ان اصطلاحات کو اختیار فرمایا۔ نہ کہ استخفاف نبوت کے لئے۔ پس جب یہ اصطلاحات استخفاف نبوت کے لئے نہیں۔ تو جس مامور پر یہ اصطلاحات صادق آئیں اس کی نبوت کو غیر نبوت قرار دے کر آپ لوگوں کو نبوت کا استخفاف کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔

پھر جو اصطلاحات نبوت کا احترام کرنے والی ہوں وہ لوگوں کو دور نہیں بھگا سکتیں بلکہ قریب لاتی ہیں۔ جیسا کہ عمدًا دکھائی دے رہا ہے۔ کہ مبائعین کے زمرہ میں لوگ بفضل خدا کثرت سے شامل ہو رہے ہیں۔ پس یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کی خاطر اور یہ امر سمجھانے کی خاطر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر آپ نبوت کے مدعی نہیں۔ آپ نے ایسی اصطلاحات وضع فرمائیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ سب نبی نبی ہی ہوتے ہیں اس لئے وہ نبی کے لئے نبی کی اصطلاح کو تشریحی الفاظ کے اضافہ کے ساتھ استعمال نہیں فرماتا۔ اسی لئے اس نے جیسے عیسیٰ موسیٰ اور آنحضرت علیہم السلام کو نبی کے لفظ سے خطاب کیا ہے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یا ایہا النبی کہہ کر نبی کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے پس جب تشریحی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے احترام نبوت کے لئے ایزاد کردہ ہیں۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو صاف کھل گیا کہ منشائے الٰہی یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں نہ کہ غیر نبی۔ یہی وجہ ہے کہ کئی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق محض نبی کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ تا کہ کوئی بدفہم ظلی نبی۔ و امتی نبی کی اصطلاحات سے آپ کا غیر نبی ہونا نہ سمجھ لے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں

بھلوال سمال ٹاؤن کمیٹی کے انتخابات

ایک احراری فتوے باز کی افسوسناک حرکت

سابق پریذیڈنٹ کا رویہ مسلمانوں سے متعلق

باہری ہیرا ج صاحب بھیروی سمال ٹاؤن کمیٹی بھلوال کی پریذیڈنٹی کے گذشتہ نو برس سے مزے لے رہے تھے۔ اس طویل عرصہ میں بیکس مسلمانانِ شہر ادنےٰ معاملات میں بھی ان کے علانیہ تعصب و تنگ نظری کا نشانہ بنے رہے۔ ہندوؤں کی کثرت اور مخلوط انتخاب کی برکات کی وجہ سے یوں تو چھ کی چھ نشستیں ہندوؤں کے قبضہ میں چلی آتی ہیں۔ اور ان چھ ممبروں میں سے ایک ممبر بھی ایسا منتخب نہ ہوتا تھا جو باہری صاحب سے دیانتدارانہ اختلاف بھی رکھ سکے۔ لیکن امسال خدا نے مظلوموں کی آہ سن کر غیب سے ایسے سامان مہیا کر دیئے۔ جن کی وجہ سے بھلوال کے کمہار ہندوؤں کے چند نہایت ہی شریف۔ دیانتدار اور غیر متعصب افراد نے باہری صاحب کا مقابلہ کر کے ان کے اقتدار کو ملیامیٹ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ ستم رسیدہ مسلمان جو اس قسم کے موقعہ کی تاک میں تھے۔ کیسے خاموش رہتے۔ انہوں نے بھی کمہار ہندوؤں کی حمائت کی ان کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک بڑی اکثریت باہری صاحب کے خلاف تھی

مسلمانوں کا قابلِ تعریف باہمی اتحاد

اس موقعہ پر وہاں کے قلیل التعداد اور کمزور مسلمانوں نے مولوی محمد اشرف صاحب خطیب جامع مسجد بھلوال کی قیادت میں باہمی اتحاد اور استقلال کا وہ قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا۔ جس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ اس امید پر کہ اس طرح سے ان کے مصائب کا خاتمہ ہوگا۔ ہر ایک مسلمان انجمن اسلامیہ بھلوال کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے کے لئے بے تاب تھا۔ الیکشن سے تین روز قبل انجمن مذکور نے اپنے تمام ممبروں اور عام مسلمانوں کے اتفاق سے باقاعدہ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یہ متفقہ فیصلہ کر دیا۔ کہ تمام مسلمان اپنے ووٹ کمہار پارٹی کے امیدواروں کو دیں۔ جنکو مسلمانانِ بھلوال کا کامل اعتماد اور ہمدردی حاصل ہے۔ مسلمانوں کے اس رویہ نے مخالفین پر ہیبت طاری کر دی۔

بگوی کا حملہ مسلمانوں پر

بھیرہ کے مولوی ظہور احمد صاحب بگوی جو "حزب الانصار" کی امارت کی وجہ سے اپنے آپکو خود ساختہ "فتووں کا ماہر" خیال کرتے ہیں۔ ان کے مونہہ میں پانی بھر آیا۔ وہ اس زریں موقعہ سے کیوں محروم رہتے بیتاب ہوگئے۔ باہری صاحب بھی اپنے ہموطن کی فتوے بازی سے کیونکر مستفید نہ ہوتے۔ فوراً دربارِ "حزب الانصار" تک رسائی حاصل کی سلسلۂ گفتگو کامیاب ہوا۔ اور الیکشن سے دو روز پیشتر بگوی صاحب ایک خاص پروگرام کے ماتحت "فتووں کا تباہ کن گرز" ہمراہ لئے مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ پر ایک حملہ آور کی حیثیت سے عازم بھلوال ہوئے۔ مسلمانوں کے استقلال پر جب سرسری نظر ڈالتے پر گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ تو تنہائی میں باہری پارٹی سے ساز باز کرنے کی غرض سے ملحقہ مواضعات مثلاً للیانی اور بٹھی لوز تشریف لے گئے۔ دوسرے روز دوپہر کے وقت کمہار پارٹی کو اطلاع ملی کہ بگوی صاحب وعظ کے بہانہ سے مسلمانوں کے اندر تفرقہ و انشقاق پیدا کرنے کی خاطر آج وارد ہونے والے ہیں چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد باہری صاحب کے نام کوٹ مومن سے ایک آدمی کا تار موصول ہوا۔ جس میں بگوی صاحب کے لئے موٹر روانہ کرنے کی ہدائت کی گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ باہری صاحب نے اسی وقت کار روانہ کر دی۔ ساتھ ہی عصر کے وقت بگوی صاحب کا اپنا ایک رقعہ مولوی محمد اشرف صاحب کے نام بدیں غرض پہونچا۔ کہ میں رات کو بھلوال پہنچ جاؤنگا۔ وعظ کی ڈونڈی پٹوادو۔ چونکہ کار پہنچ چکی تھی اس لئے آپ مقررہ وقت سے بہت پیشتر مسجد میں جلوہ افروز ہوگئے۔ مسلمانانِ علاقہ جنہیں اگلی صبح میدان انتخاب میں مقابلہ کے لئے انتظامات کی تیاری کرنی تھی۔ بھلا اس بے موقعہ وعظ کو کیوں سنتے۔ تاڑ گئے کہ بگوی صاحب ہمارے قیمتی وقت کو بھی ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ادھر بگوی صاحب نے اپنے مقصد کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر سرکردہ احباب سے بحث و تمحیص کا بازار گرم کیا۔ کبھی باہری صاحب کی تعریف کے پل باندھتے۔ کبھی ان کے نقائص کو تسلیم کر کے آئندہ بہتر سلوک کی امید دلاتے۔ کبھی باہری صاحب کے اثر و اقتدار کا رعب دے کر ان کی مخالفت کے خطرناک نتائج کی بھولے بھالے مسلمانوں کو دھمکی دیتے۔ لیکن ان تمام دھمکیوں کا مسلمانوں کے موحدانہ استقلال پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے انجمن کے فیصلہ کے بعد کسی بیرونی تجویز کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت دینے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ عشاء کی نماز کے بعد بگوی صاحب نے وعظ کا ارادہ کیا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ تمام نمازی مسجد کو خالی کر کے انتظامات انتخاب میں مشغول ہوگئے ہیں۔ اب بگوی صاحب کو مسجد میں کیا کام تھا۔ ذات کو ہی کہیں رفو چکر ہو گئے۔ اور مسلمانوں کو اس مصیبت میں مبتلا کر گئے۔ کہ رات بھر بیچارے بگوی صاحب کے پیدا کردہ زہریلے اثر کا عوام کے دلوں سے ازالہ کریں۔

بگوی صاحب کی فتوے بازی

بگوی صاحب اپنے اس آخری حربہ کو استعمال میں لانے کے لئے مضطر ہو گئے جس کی تیاری انہوں نے احتیاطاً پہلے ہی کر رکھی تھی۔ الیکشن کے روز علی الصبح "فتویٰ عام" کے عنوان سے ایک پوسٹر جس کے نیچے "ظہور احمد بگوی امیر حزب الانصار" لکھا تھا۔ بھلوال کے گلی کوچوں میں جابجا چسپاں کیا جا رہا تھا۔ اور اس کو لگانے والے وہ درزی تھے جو باہری صاحب کی دکان واقع بھیرہ پر بیٹھتے ہیں۔ اور بگوی صاحب کے حواری ہیں۔

مذکورہ پوسٹر باہری صاحب کے "الیکشن پروپیگنڈا پمفلٹ" کے ساتھ ایک وقت میں ایک ہی مطبع سے طبع ہو کر آیا تھا۔ اور پہلے سے تیار کیا ہوا تھا۔ مقام تعجب ہے۔ کہ مسلمانانِ بھلوال کے قطعی فیصلہ کے بعد باہر کے کسی شخص کو عین الیکشن کے موقعہ پر دورہ کرنے اور "فتوےٰ عام" کے مہیب نام سے ایسا بم پھینکنے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا انجمن کے فیصلہ کو پاش پاش کرنا یقینی تھا۔ یہ کونسا شرعی مسئلہ تھا۔ اور کس شرعی کتاب کی ورق گردانی کر کے انجمن سے مشورہ لئے بغیر ایسے دلکش، اور پُر فریب مگر لغط ہر غیر جانب۔ ارانہ فتوے کو صادر کرنا فرض خیال کر لیا گیا۔ کہ تمام غیر مسلم بحیثیت غیر مسلم مساوی ہیں۔ مسلمان جس سے اپنا فائدہ سمجھیں۔

بقیہ صفحہ ۵

اگر میں اس سے انکار کردوں تو میرا گناہ ہوگا۔" آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام بھی فرماتے ہیں:۔

"اے غافلو تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہے"۔

ان ہر دو مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے محض نبی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور ظلی و امتی وغیرہ کا لفظ ساتھ نہیں بڑھایا۔ ہاں دوسرے حوالہ میں آگے چل کر حاشیہ میں آپ نے یہ وضاحت فرما دی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں۔ جب تک اُسے امتی نہ کہا جائے۔ جس کے معنی ہیں ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ نہ کہ براہ راست اس سے ظاہر ہے کہ امتی کا لفظ واسطہ کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ نہ کہ نبوت کی نفی کے لئے۔ فتدبروا ولا تکن من الغافلین:۔

خاکسار قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

اس کو ووٹ دیں۔ "شرعاً کوئی پابندی نہیں" کیا بھلوال کے مسلمانوں کو اس قدر بے حس و بے غیرت سمجھ لیا گیا۔ کہ نو برس کے افسوسناک سلوک کے بعد ان میں اس قدر اہلیت بھی پیدا نہ ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی متفقہ فیصلہ پر پہنچنے سے قبل اپنے نیک و بد یا مفید و غیر مفید میں تمیز کر سکیں۔ کیا اس تمیز کے لئے کسی بیرونی نیم حکیم کی ضرورت تھی۔ اور کیا انجمن کا ریزولیوشن ناکافی تھا؟ جب ان سب امور کا جواب نفی میں ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ ایک الٹ "ہدایت نامہ" غیر مستحق کی حمایت کی خاطر جاری کرنے کی وجہ کیا تھی۔ جو سراسر مسلمانوں کی مرضی کے خلاف تھا۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ احراری شریعت کی تائید میں مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کو برباد کرنے کی خاطر حسب معمول یہ چال چلی گئی۔ ورنہ عین پولنگ کے موقعہ پر اہل اسلام کو جماعتی اور ملی موقف سے نماز کر کے انفرادی عناد کو ترجیح دینے کی طرف راغب کرنے کا مقصد سوائے اس کے کیا تھا کہ مسلمانوں کے اتحاد کو برباد کیا جائے۔ تاکہ وہ متفقہ فیصلہ سے ہٹ کر آپس میں متصادم ہوں۔ کوئی ادھر ووٹ دے۔ اور کوئی ادھر۔ یہی وجہ تھی کہ میدان انتخاب میں مخالفین بگوی صاحب کے فتوے کا مضمون بلند آواز سے سنا سنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے

نتیجہ کیا نکلا

اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ چار مسلمان ووٹروں نے بگوی صاحب کی آواز پر لبیک کہہ کر باہری صاحب کو ووٹ دیئے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ باہری صاحب صرف دو ووٹوں کی کثرت سے کامیاب ہو گئے۔ اگر بگوی صاحب ان چار ووٹروں کے انحراف کا موجب نہ ہوتے۔ تو باہری صاحب کو اسی قدر ووٹوں کی کثرت سے شکست نصیب ہوتی۔ اور انہیں پہلے ہی روز میدان ہمیشہ کے لئے خالی کرنا پڑتا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے اختلاف کی بنیاد نیک نیتی پر تھی۔ اس لئے باہری صاحب کے لئے بگوی صاحب کا وجود مسعود بجائے رحمت مہیب زحمت ثابت ہوا۔ ان کا انجام نہایت ہی حسرتناک رہا۔ یعنی کمہار پارٹی کے باقی پانچوں امیدوار بڑی شاندار اکثریت کے ساتھ کامیاب ہو گئے۔ اور باہری صاحب کی پریذیڈنٹی ایک خواب بن کر رہ گئی۔ اب سنا ہے۔ کہ ممبری سے بھی مستعفی ہونے کی تجویز پر غور فرما رہے ہیں۔

احراری مفتی کی بے بسی ہو گی

تعجب ہے۔ کہ اسلامی پریس کو اب تک کیوں اس اہم معاملہ کی اطلاع نہیں مل گی۔ وہ کیوں خاموش ہے۔ کیا یہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اسلامی جرائد اب دیانتداری کے ساتھ اس احراری مفتی کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر بھلوال کے مسلمانوں کے زخمی قلوب پر ہمدردی کا مرہم لگائیں گے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مسلمانان بھلوال خصوصاً مولوی محمد اشرف صاحب خطیب و میاں محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ بھلوال کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ان کی بے نظیر کامیابی پر ہدیۂ تبریک پیش کیا جائے جو انہوں نے دو ماہ کی ان تھک کوششوں سے مسلمانان بھلوال کے اندر باہمی اتفاق خودداری اور استقلال پیدا کرنے کے صلہ میں حاصل کی۔

الیکشن کے موقعہ پر اہل اسلام نے مولوی ظہور احمد کے خلاف احتجاج بلند کرنا اپنے لئے نامناسب اور مضر خیال کیا تھا۔ لیکن آج اس بھلوال میں بگوی صاحب پر ملامتوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے۔ جہاں اس سے پیشتر ان پر پھول برسائے جاتے تھے۔

چونکہ خاکسار خود اس الیکشن میں خاص دلچسپی لینے کی وجہ سے ایک چشم دید گواہ ہے۔ اس لئے اگر ضرورت ہوئی۔ تو واقعات اور متعدد تحریروں کی بنا پر مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں تمام دیگر راز ہائے سربستہ کا انکشاف کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

(خاکسار۔ محمد اقبال پراچہ بابلی از بھیرہ)

درخواست اخبار

تجمل حسین صاحب ہلا والے منڈی ضلع نینی تال احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز چاہتے ہیں۔ کہ کوئی دوست انکے نام کچھ عرصہ کے لئے اخبار جاری کرا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مسٹر گابا کی ضمانت

آج سے چند روز پہلے میں نے لکھا تھا کہ مسٹر گابا کی گرفتاری اور ضمانت کے متعلق کچھ مسلمان لیڈروں نے جو شور مچا رکھا ہے۔ اس سے مسٹر گابا کی امداد اس قدر مقصود نہیں جس قدر اپنی ذات کا پراپیگنڈا مقصود ہے۔ گذشتہ چند روز کے واقعات نے اس بات کو عیاں طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اور اب مسلمان بھی اس بات کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ انقلاب نے لکھا ہے۔ کہ:-

"لاہور میں جب مسٹر گابا کی ضمانت کا مسئلہ درپیش ہوا تو حاکم عدالت نے پچاس ہزار کی بجائے ڈیڑھ لاکھ کی ضمانت مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور مسلمان کارکنان قومی دربدر پھرنے لگے۔ تاکہ لاہور کے جلیل القدر مسلمان رؤسا اور تجار میں سے ایک دو حضرات کو ضمانت پر آمادہ کریں۔ اکثر "دور اندیش" اصحاب نے تو صاف کہہ دیا کہ نہ صاحب ہم اس ضمانت کے قصے سے باز آئے ..... بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی دولتمندی اور اہمیت کا احساس کر کے اور مفت کی تحسین حاصل کرنے کے لئے وعدہ کر لیا کہ بہت خوب۔ بیس کل۔ ۸ بجے عدالت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ اور ضمانت دیدونگا۔ آپ بالکل بے فکر رہیئے لیکن بیگم گابا اور مسٹر حمید فطرت انسانی کے تلون کے بے شمار مناظر دیکھ چکے تھے۔ اس لئے وہ بے فکر نہ ہوئے اور ضامنوں کی تلاش جاری رہی۔"

سیاست نے تو اس سے بھی زیادہ "خوبصورت" انکشافات کئے ہیں۔ اس کا بیان ہے "... عدالت سیشن میں اپیل دائر کیا گیا تو سینکڑوں اس بات پر آمادہ نظر آتے تھے کہ اگر دس لاکھ روپیہ کی ضمانت بھی ہوئی تو ہم داخل کر دینگے۔ ایک رئیس نے تو یہاں تک کہدیا کہ وہ اپنی جائداد تک فروخت کر دیگا یہ بلند بانگ دعاوی سن کر ہماری ڈھارس بندھ گئی۔ لیکن ان زبانی جمع خرچ کرنیوالوں کو یقین تھا کہ مسٹر گابا کی ضمانت تو ہوگی نہیں پھر کیوں نہ مفت کرم داشتن والا معاملہ کریں۔ شاید آئندہ انتخابات میں یہ چیز فائدہ دے۔ اللہ کی مہربانی اور رؤسا شہر کی بدقسمتی سے گابا کی درخواست منظور ہو گئی۔ بس پھر کیا تھا سب اپنے ڈربوں میں گھس گئے ...... مسٹر حمید ایک ایک رئیس کے دروازے پر گئے اور انہیں ضمانت دینے کے لئے کہا لیکن سب نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ سنتے ہیں کہ بعض سرمایہ داروں کا رویہ نہایت غیر شریفانہ تھا۔ وہ بزرگ جو اپنی جائداد تک فروخت کرنے کو تیار تھے ان کا آج تک پتہ نہیں چلا کہ انہیں زمین کھا گئی یا وہ آسمان کو پرواز کر گئے۔"

یہ تمام شور چند آدمیوں نے اپنے ذاتی پراپیگنڈا کے لئے شروع کیا تھا۔ اس کا مندرجہ بالا اقتباسات سے بہتر اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور جب ان کا یہ راز طشت از بام ہو رہا ہے تو نئے نئے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔ ہمراہ غلط افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ پہلی افواہ یہ پھیلائی گئی کہ ہندوؤں کا ایک وفد مسٹر گابا سے جیل میں جا کر ملا۔ اور ان سے کہا کہ اگر وہ ہندو بن جائیں تو ان کی

وصیتیں

۴۶۰۱۳ منکہ غلام احمد ولد علی محمد قوم جٹ باگڑی ساکن موضع تلونڈی جھنگلاں ڈاک خانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک راس بیل اور ایک بھینس ہے۔ اور ان کی قیمت مبلغ ایک سو چالیس روپے ہوتے ہیں مبلغ ستر روپے کا بیل اور ستر روپے کی بھینس ہے۔ میں اپنی خوشی سے اس جائداد کا دسواں حصہ اپنی وصیت میں دیتا ہوں۔ مبلغ دس روپیہ تو خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر چکا ہوں۔ اور باقی مبلغ چار روپے عنقریب ادا کر دوں گا انشاء اللہ ایک ماہ تک داخل خزانہ کر دوں گا۔ اگر خدانخواستہ مجھ سے ادا نہ ہو۔ تو صدر انجمن کو اختیار ہے کہ میری جائداد سے وصول کر لیوے۔ اور نیز وصیت کرتا ہوں۔ کہ آئندہ تا زندگی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ لہٰذا چند کلمے بطور وصیت نامہ کے لکھ دیئے۔ کہ سند ہو ۲۷ ۶/۱۳

کتبہ خاکسار رحیم بخش احمدی امام مسجد تلونڈی جھنگلاں

العبد۔ غلام احمد ولد علی محمد نشان انگوٹھا

گواہ شد حسن محمد سربراہ نمبردار سکنہ تلونڈی جھنگلاں بمع مہر

گواہ شد۔ رحیم بخش نمبردار سکنہ تلونڈی جھنگلاں بقلم خود

۴۶۰۶ - منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری عبد القادر صاحب قوم راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۲۱۵ فضل محمد والا۔ ڈاک خانہ گگو تحصیل پاک پٹن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/ اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) نقد چھ سو روپیہ

(۲) حق مہر تین سو روپیہ ہے کل نو سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ سردار بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ سعیدہ بیگم اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب مرحوم لاہوری بقلم خود

گواہ شد۔ عائشہ بیگم اہلیہ بابو محمد ایوب صاحب سکرٹری محلہ دار الرحمت قادیان

۴۶۰۷ - منکہ نصر اللہ خان ولد حکیم فضل حسین صاحب قوم جھمٹ جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن تولیکی ڈاک خانہ کاموکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ نصر اللہ خان احمدی مدرس تولیکی۔ ڈاک خانہ کاموکے ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ شیخ محمد بشیر آزاد عفی عنہ انبالوی ثم مرید کے حال وارد تولیکی

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۱ر اگست۔ ہسپانیہ میں عرصہ ایک ماہ سے جو خانہ جنگی شروع ہے۔ اب زیادہ شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ اور اس کے خاتمہ کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آتی کل صبح سان سبسٹین پر دوبارہ باغیوں کا حملہ شروع ہوگیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ باغیوں کے تین بم باز طیارے سان سبسٹین کے کوہستانی علاقہ پر بم باری کر کے حملہ میں امداد دیں گے۔

میڈرڈ ۷ر اگست۔ مونٹانا بارکوں کی بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں دو باغی جرنیل کورٹ مارشل کے فیصلہ کی رو سے گولی کا نشانہ بنا دیئے گئے۔

لاہور ۷ر اگست رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ میٹرکولیشن کے امتحان میں کسی لڑکی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تاوقتیکہ اس کی عمر امتحان کے چند روز چودہ سال کی نہ ہوچکی ہو۔ پہلے چونکہ لڑکیوں کی عمر مقرر نہ تھی اس لئے بعض کم سن لڑکیاں کالج کے وقت طالب کورس کو پڑھنے پر مجبور ہوتی تھیں

ہانگ کانگ ۷ر اگست۔ بحیرہ چین میں تباہی خیز طوفان کی وجہ سے ایک چٹان گر پڑی۔ جس کے نتیجہ میں ایک سو چینی زندہ درگور ہوگئے۔ فوج نے ایک برطانی جہاز کے چالیس مسافروں کی جانیں بچائیں طوفان نے کینٹن میں شدید تباہی مچائی بہت سے مکانات گر گئے۔ اور کشتیاں تباہ ہوگئیں۔

لزبن ۷ر اگست۔ مراکش کی فوجیں بدا جوز میں اشتراکیوں کو تہ تیغ کر رہی ہیں۔ سینکڑوں اشتراکیوں کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ بہتوں کو بیس بیس کی ٹولیوں میں کھڑا کر کے نشانہ بندوق بنا دیا جاتا ہے اور لاشیں نذر آتش کر دی جاتی ہیں۔

روما ۷ر اگست۔ ترکی سفیر متعینہ ادیس آبابا دارالسلطنت کی اجازت لے کر ترکی معاملات میں مشورہ لینے کے لئے وطن روانہ ہوگیا ہے۔ یہاں اس واقعہ کی بنا پر یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ یہ ترکی کی طرف سے اطالوی فتوحات کو تسلیم کرنے کا پہلا اقدام ہے۔

میونخ ۷ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور بیلجیم کی حکومتوں نے میڈرڈ کی حکومت کو طیارے اور اسلحہ بھیجے ہیں۔

لاہور ۷ر اگست۔ انجمن اسلامیہ لاہور کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اس خبر میں کہ مسجد شاہ چراغ کی واپسی کے متعلق حکومت شرائط واگذاری میں تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کوئی صداقت نہیں۔ حکومت کے ساتھ ہماری گفت و شنید اور خط و کتابت جاری ہے۔ تاحال حکومت کی طرف سے اس قسم کا جواب نہیں ملا۔

شملہ ۷ر اگست۔ وزیر ہند کی منظوری کے لئے ایک فوجی سکیم بھیجی گئی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی ریزرو فوج میں ایک ہزار افسر اور ہندوستانی ریزرو فوج میں پانچ سو افسر مقرر کئے جائیں۔ یہ افسر باقاعدہ فوج کے افسروں کی طرح تنخواہیں الاؤنس اور دیگر مراعات حاصل کریں گے۔

لنڈن ۷ر اگست۔ حکومت ترکیہ نے ترکی زبان کو غیر ملکی محاورات اور الفاظ سے پاک کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں متعدد ماہرین السنہ کی شمولیت کی توقع ہے۔

لزبن ۷ر اگست۔ سان سبسٹین ان انتہا پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو حکومت کے بڑے مؤید ہیں۔ ان لوگوں نے جن میں اکثریت کان کنوں کی ہے۔ اعلان کیا ہے کہ باغیوں کے حوالے کرنے کی بجائے ہم شہر کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کو ترجیح دیں گے۔

شملہ ۷ر اگست۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے برلن میں ہندوستانی ہاکی ٹیم کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دی گئی ہے۔

لاہور ۷ر اگست۔ سر خالد لطیف گابا کے کاغذات ضمانت ابھی تک تصدیق ہو کر واپس نہیں ہوئے۔ اور ضمانت کی منظوری کے بعد بات روز گزر جانے پر وہ ابھی تک بوسٹل حوالات میں ہیں۔

اوسلو ۷ر اگست۔ روس کی اشتراکی حکومت نے سٹالن اور دیگر افسران کو قتل کرنے کی سازش میں شامل ہونے کے الزام میں متعدد اشخاص کو گرفتار کیا تھا۔ اور وہ کورٹ مارشل کر دیئے گئے تھے۔ اور حکومت روس نے ٹراٹسکی کو اس سازش کا ڈکٹیٹر ظاہر کیا تھا۔ ٹراٹسکی نے جو آج کل ناروے میں جلاوطنی کے دن گذار رہا ہے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے دہشت انگیزوں کو روسی اشتراکی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے روس میں نہیں بھیجا اور میرا ان لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن میں نے روس کے متعلق غیر ملکی اخبارات میں چند مضامین ضرور لکھے ہیں

رانچی ۷ر اگست۔ حکومت بہار نے ضلع سارن کے کلکٹر کو ساڑھے سات ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی اعانت کے لئے دیا ہے۔

بمبئی ۷ر اگست۔ آج بمبئی کارپوریشن کے اجلاس سے بیس مسلمان ارکان میئر کے خلاف بطور احتجاج واک آؤٹ کر گئے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مندر کو مسجد سے الگ کرنے کے لئے ان کے درمیان دیوار بنائی جانی تھی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا۔ آج میئر نے رولنگ دیا۔ کہ چونکہ تین بار یہ مطالبہ کرنے کے باوجود کہ سب کمیٹی کی رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے۔ سب کمیٹی کے ارکان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ اس لئے کمیٹی کی رپورٹ کو نذر آتش کر دیا جائے۔ واک آؤٹ کرنے والے ارکان نے اس رولنگ کے خلاف بطور احتجاج ایسا کیا۔

لنڈن ۷ر اگست۔ لنڈن کی تجارت برآمد جولائی میں ۴۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ جو نومبر ۱۹۳۰ء سے لیکر اس وقت تک سب سے زیادہ ہے۔

امرتسر ۷ر اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۴ آنے ہے

کلکتہ ۷ر اگست۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پونڈ۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = $77\frac{1}{2}$ روپیہ۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = $55\frac{3}{8}$ گلڈر۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = $92\frac{1}{2}$ مارک۔

ہنڈے ۷ر اگست۔ میڈرڈ میں تین ہفتہ کے قیام کے بعد ایک اخبار نویس نے بیان کیا ہے۔ کہ میڈرڈ زیادہ عرصہ تک باغیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اشیائے خورد و نوش کی ترسیل کے سلسلہ کا انقطاع رونما ہو جانے سے میڈرڈ کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ اس وقت اشیائے خوردنی کو خریدنا بہت دشوار ہے

احمد آباد ۷ر اگست۔ گاندھی جی نے احمد آباد کے کارخانہ داروں کو برقیہ ارسال کیا ہے۔ کہ انہوں نے مزدوروں کی اجرتوں میں تخفیف کے جو نوٹس جاری کئے ہیں انہیں واپس لے لیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ایسے نوٹس مصالحت کے اصول کے منافی ہیں۔

لاہور ۷ر اگست۔ پنجاب کے تقریباً پچاس اچھوت لیڈروں نے ڈاکٹر امبیدکر کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے۔ جس میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اچھوتوں کو سکھ مذہب اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں اور اس ضمن میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سکھوں میں چھوت چھات اور ذات پات کی تمیز ہندوؤں سے بھی زیادہ ہے۔ پنجاب کے اچھوت ہندو مذہب کی طرح سکھ مذہب کے بھی سخت مخالف ہیں اور وہ دیگر صوبوں میں رہنے والے اچھوتوں سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ سکھوں کے فریب میں نہ آئیں۔

کلکتہ ۷ر اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لاہور کے ایک جلسہ میں عزیز ہند کی طرف سے ان کا نام امارت ملت کے لئے پیش کئے جانے کے سلسلہ میں ایک مکتوب لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے۔ کہ امارت ملت کے سلسلہ میں میرا نام ہرگز نہ لیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی